محمد احسن خاں

اردو لغت بورڈ (کراچی) کی بائیس جلدی لغت کی فوری اور تفصیلی نظرِ ثانی کی اشد ضرورت

اس نہایت مختصر مضمون کا مقصد اردو لغت بورڈ (کراچی) کی وقیع بائیس جلدی لغت کی کسی قسم کی تنقیص یا استخفاف نہیں بلکہ اُس کی قدر و قیمت کا پورا پورا احساس رکھتے ہوئے، اس کی اصلاح کی ضرورت پر اربابِ لغت بورڈ— بالخصوص مدیرِ اعلیٰ لغت— کی فوری توجہ مبذول کرانا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میری گزارشات کو محض اسی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے گا۔

میں نے ایک کتاب ''سیاحتِ ماجدی'' (اشاعت ۲۰۱۴ء، کراچی) از مولانا عبدالماجد دریابادی (متوفی ۱۹۷۷ء) (جو اردو کے ایک بانکے اور مستند ادیب تھے) کے ابتدائی سو صفحات (صفحہ ۹ تا ۱۰۸) کا مطالعہ کیا ہے۔ ان صفحات کے درجِ ذیل الفاظ بورڈ کی لغت کی پہلی جلد (الف مقصورہ) میں شامل نہیں ہیں۔ اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ اگر اردو ادب کا گہرا اور وسیع مطالعہ کرایا جائے— جو بلاشبہ لغت کے عملۂ ادارت کا بنیادی فریضہ ہے— تو ہزاروں نئے الفاظ، تراکیب اور معنی کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح لغت کا پایۂ استناد بہت بلند ہو جائے گا۔

ذیل میں وہ الفاظ و تراکیب درج کی جاتی ہیں جو بورڈ کی لغت (جلد اوّل) میں شامل نہیں:

۱۔ اسلامی ہندسہ

یہاں غالباً مجلس وضوحِ قوانین کے سیکریٹری ہیں اور انگریزی کتاب ''اسلامی ہند میں

معدلت گستری‘‘ کے مصنف۔ مدت کے بعد اُن سے یہیں ملاقات ہوئی۔ (ص۶)

۲۔ افسانہ تراشی

خوب خوب افسانہ تراشیاں تھیں اور خیال آرائیاں جن کے جھرمٹ میں رختِ سفر بندھا اور مسافرِ پاکستان کا پہلا قدم اُٹھا۔ (ص۱۱)

۳۔ از قبیلِ محالات:

’’گویا ڈاکٹر کے ہاں جب کوئی جائے تو ہمیشہ اپنا ہی حال کہنے اور ڈاکٹر جب کسی کو بلائے تو لازمی طور پر علاج ہی کرے اور گویا ڈاکٹر کا کسی انسان سے بحیثیتِ دوست کے ملنا اس کی مکالمت ومجالست سے لطف اُٹھانا از قبیلِ محالات ہے۔ (ص۱۲)

۴۔ ارضِ پاک (بمعنی پاکستان)

اس کی تسکین اس سادہ توجیہ سے کیوں کر ہوسکتی تھی۔ وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر لِم نکالتی اور ڈوب ڈوب کر فیہ پیدا کرتی رہی اور ارضِ پاک کا مسافر سب کچھ سنتا اور دل ہی دل میں مسکراتا، سفر کی پہلی منزل کو روانہ ہوگیا۔ (ص۱۳)

۵۔ اسلامی مملکت

ترجمانِ حقیقت اقبالؔ نے کس شوق اور چاؤ کے ساتھ اس ’’اسلامی مملکت‘‘ کی تحریک دلوں میں قائم کرائی۔ (ص۱۶)

۶۔ السابقون الاوّلون

سب سے پہلے آنے والوں میں خود یہی جعفری اور مولانا شاہ محمد جعفر ندوی پھلواروی رہے۔ السابقون الاوّلون انھی لوگوں کو ہونا بھی تھا۔ (ص۲۳)

۷۔ اساتذۂ فن

علی گڑھ یونی ورسٹی کے چوٹی کے لوگ ڈاکٹر سیّد ظفر الحسن اور اساتذۂ فن یہیں آ گئے۔ (ص۲۸)

۸۔ اِشدّ علی الکفّار

’اِشدّاء علی الکفار‘ ہونا جس طرح ایک رنگ عبادت ہے، اسی طرح ’رحماء بینھم‘ کی شان بھی

امتثالِ امر تکمیلِ عبدیت ہی کی ہے۔ (ص۳۰)

۹۔ اسرافِ بے جا

اس میں یہی نہیں کہ کھانوں کے اسرافِ بے جا سے پرہیز کیا گیا تھا یعنی کھانوں میں گو تعدد تھا لیکن تعدد اس بلا کا نہ تھا کہ میز کی میز بھر جائے اور دل کو یہ حسرت ہی رہے کہ کوئی ایک کھانا بھی تو سیر ہوکر نہ کھایا جاسکا اور پھر مہمانوں کی تعداد محدود در محدود۔ (ص۳۱)

۱۰۔ اقبالی (بمعنی معتقدِ علامہ اقبالؒ، پرستار/ پیروِ اقبال، اقبال شناس وغیرہ وغیرہ)

بڑے پرانے جامعی اور بڑے مخلص اقبالی، سیّد نذیر نیازی سے ملاقات اکبر مرزا ہی کے ہاں سال ہا سال کے بعد ہوئی۔ (ص۳۱)

۱۱۔ اسلوبِ بدیع

دہلی کے خواجہ محمد شفیع صاحبِ اسلوبِ بدیع اس وقت دلّی کی ٹکسالی زبان کے امام اور اقلیمِ انشاء کے فرماں روا ہیں۔ (ص۳۲)

۱۲۔ ایم اے، ایل ایل بی

اپنی برادری والوں میں ایک صاحب امیر الدین قدوائی ایم اے، ایل ایل بی تھے۔ (ص۳۵)

۱۳۔ اولڈ بوائے

اپنی برادری والوں میں ایک صاحب امیر الدین قدوائی ایم اے، ایل ایل بی تھے۔ علی گڑھ کے ممتاز اولڈ بوائے اور ڈاکٹر سیّد ظفر الحسن مرحوم کے شاگردِ رشید، بڑے پُرجوش مسلم لیگی تھے۔ (ص۳۵)

۱۴۔ ارضِ حرم (مکہ مقدسہ اور مدینۂ منورہ)

اچھا ہے، اگر اُن کے لیے ارضِ حرم (خصوصاً مدینۂ منورہ) میں قیام کی کوئی صورت نکل آئے تاکہ وہاں یہ دل کھول کر اپنے تبلیغی مشن کو جاری رکھ سکیں۔ (ص۳۵)

۱۵۔ اندرونی خلفشار

پاکستان کی ہوا خواہی کی بنا پر دل اس خیال سے بھی لرزتا تھا کہ ایسی موجودہ بے سروسامانی اور

اندرونی خلفشار کی حالت میں پاکستان کو دنیا کی کسی چھوٹی سے چھوٹی سلطنت سے بھی آویزش کرنا پڑے۔ (ص۳۹)

۱۶۔ احتسابِ نفس

کاش مسلسل دوسروں پر نکتہ چینی اور دوسروں کی عیب جوئی کے بجائے خود تنقیدی اور احتسابِ نفس کے ہم خوگر ہوتے۔ (ص۴۲)

۱۷۔ اردو خط (بمعنی اردو رسم الخط)

گاڑیوں پر اردو خط میں پاکستان ریلوے لکھے ہونے کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ (ص۴۲)

۱۸۔ اہلِ تکلف

بڑی شرمندگی اس کی ہے کہ وعدے کے باوجود اُن کے ہاں پہنچنے کا وقت نہ نکل سکا۔ (بعض اہلِ تکلف نے اپنے ہاں اتنا زائد روک لیا تھا) خدا کرے وہ اس پبلک معذرت کو قبول فرمالیں۔ (ص۴۹)

۱۹۔ ادب شناس

مہذب، شائستہ، نستعلیق، مشرقی اور اسلامی رنگ کے ادب شناس، اُن کی بیوی (دخترِ نیک اختر حضرت سلیمان ندوی مرحوم) میری گودوں کی کھلائی ہوئی ہے۔ (ص۵۱)

۲۰۔ انگریزی خواں

۴۰، ۴۵ منٹ کی شرکت سے طبیعت نے بہت اچھا اثر قبول کیا۔ کاش اس کی ممبری کا دائرہ اور وسیع ہوتا اور اس میں انگریزی خواں خصوصاً حکام کا طبقہ بڑی تعداد میں شریک ہوتا۔ (ص۵۷)

۲۱۔ اسلافِ صالحین

دلیل یہ پیش ہوتی ہے کہ ہمارے اسلافِ صالحین نے فتح مندیاں صرف انھیں آلات سے حاصل کی تھیں اور ملکوں اور اقلیموں کی تسخیر میں کام اِنھیں اسلحہ سے لیا تھا۔ (ص۵۸)

۲۲۔ البرز شکن

پاکستان کی بھی بے دینی کا پروپیگنڈا کچھ اپنوں اور کچھ بیگانوں دونوں کی مہربانی سے کیسا بے پناہ اور لاہوری صحافت کی زبان میں البرز شکن ہوا ہے کہ باہر بیٹھ کر یہ یقین ہی نہیں آتا کہ لاہور اور کراچی میں نمازیوں کی جماعتیں دیکھنے میں آئیں گی، مسجدیں آباد ملیں گی۔ (ص۵۸)

۲۳۔ الحاد و اباحیّت

بیویاں اور بیٹیاں بھی سب کی سب باہر نکل نہیں آئی ہیں اور جہاں ایک طرف الحاد و اباحیّت کو فروغ ہو رہا ہے، وہیں دوسری طرف اصلاحی، تعمیری، دینی ادارے بھی مفقود و معدوم نہیں ہوگئے ہیں، ہاں کم ہیں اور کم زور ہیں۔ (ص۵۸)

۲۴۔ اپوا (APWA)

عصمت کا موجودہ معیار بھی اپوا (APWA) کے دور میں برقرار رہ جانا بس رازق الخیری صاحب کی ہمت ہی کا کرشمہ ہے۔ (ص۶۲)

۲۵۔ اگر پدر نتواند پسر تمام کند

علم کی بڑائی تو مولانا کے حصے میں جس حصے تک آچکی ہے، ظاہر ہی ہے لیکن جسم کی بڑائی سے مولانا اپنے زمانۂ شباب میں بھی محروم رہے، اس کی تلافی ماشاء اللہ صاحب زادہ کے حصے میں مقدر تھی... اگر پدر نتواند پسر تمام کند کی نئی شرح۔ (ص۷۵)

۲۶۔ اتحادِ اُمّت

بڑے دکھ اور دلی کرب کے ساتھ یہ محسوس ہوا کہ جس اتحادِ اُمت، یک دلی، یک جہتی کو وجود میں لانے اور اسے ترقی دینے کے لیے پاکستان بنا تھا، خود ہی مفقود ہے۔ (ص۱۰۰)

۲۷۔ اہلِ فہم

دونوں ملکوں کے اونچے طبقات میں کیا مخلص اہلِ فہم بھی ایسے نہیں ہیں جو اس اشتراک مع الاختلاف کے موضوع کو اپنا کے اس کی عملی صورتیں نکالیں۔ (ص۱۰۳)

۲۸۔ اشتراک مع الاختلاف

دونوں ملکوں کے اونچے طبقات میں کیا مخلص اہلِ فہم بھی ایسے نہیں ہیں جو اس اشتراک الاختلاف کے موضوع کو اپنا کے اس کی عملی صورتیں نکالیں۔ (ص ۱۰۳)

۲۹۔ ایگناسٹک

قلب میں الحاد اور ارتیاب پیوست ہوگیا اور دماغ اپنے کو مسلم کہلانے کے بجائے نیشنلسٹ اور ایگناسٹک کہلانے میں فخر محسوس کرنے لگا۔ (ص ۱۰۶)

۳۰۔ ایک دم سے

یہاں پر بس کے بڑے چھوٹے سارے مسافروں کو مع چھوٹے سے چھوٹے سامان کے اُترنا پڑا اور گاڑی ایک دم سے خالی کرنا پڑی۔ (ص ۱۰۸) واضح رہے کہ مطبوعہ لغت میں 'ایک دم' تو درج ہے لیکن 'ایک دم سے' (سے کے اضافے کے ساتھ) درج نہیں۔

۞۞